

”خداوند کی غیرت“

نمبر 3432

ایک منادی

شائع شدہ: جمعرات، 12 نومبر، 1914

بیان کیا: سی۔ ایچ۔ سپرجین

جائے وعظ: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوئنگٹن

”ربُّ الافواج کی غیرت ہی یہ کام کرے گی۔“

پسعیہ 9:7

بلاشبہ، یہ ایک نہایت قابلِ غور اور تعجب خیز عبارت ہے۔ غیرت ایک ایسا وصف ہے جو عموماً انسان کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے، اور ہم شانونادر ہی خداوند ربُّ الافواج کی غیرت کے بارے میں سوچتے یا گفتگو کرتے ہیں۔ بادی النظر میں یہ لفظ کچھ بے محل سا لگتا ہے—خدا کی غیرت؟ قادر مطلق کا جوش؟ لانتہا کی حرارت؟ لیکن اگر ہم آج کی اس روحانی رفاقت میں تھوڑی سی تامل کریں، تو مجھے یقین ہے کہ تسلی کے کئی موتی اس جملہ—”ربُّ الافواج کی غیرت“—کے گرد جمع ہوں گے۔

جب میں کلام مقدس کی طرف نگاہ ڈالتا ہوں، تو مجھے تخلیقِ عالم کے سیاق میں کہیں بھی یہ لفظ ”غیرت“ استعمال ہوتا دکھائی نہیں دیتا، حالانکہ یہ ایک جلیل القدر عمل تھا—لاکھوں کروڑوں جہانوں کی تخلیق، کائنات کو ان بہاری اور عظیم اجرامِ فلکی سے بھر دینا، جن کی وسعت کے تصور سے انسانی عقل بھی کانپ اٹھے۔ زمین کی پیدائش، اس کی صناعی، ہم آہنگی، اور حسن و جمال—یہ سب بھی معمولی کام نہ تھے۔ سحرگاہ کے ستارے بلاشبہ اس نظارے پر نغمہ سرا ہوئے اور نئے سرور سے گیت گانے لگے جب نور نے پہلی بار اس کرہ ارض کو روشن کیا۔

لیکن خداوند نے یہ سب کچھ بڑے آرام سے انجام دیا۔ چہ دن میں اپنے سارے کام مکمل کیے اور ساتویں دن آرام فرمایا۔ نہ کوئی سختی، نہ کوئی سرگرمی کی علامت، نہ ہی کوئی غیرت کا نشان۔ دراصل، تخلیق کے اس فعل میں کوئی ایسی چیز نہ تھی جو خداوندِ لاپوتی کے باطن میں موجود حیرت انگیز اوصاف کو ابھار سکے۔ حکمت؟ یہ تو اُس کی حکمت کا کھیل تھا۔ قدرت؟ یہ تو اُس کی قوت کا ایک معمولی اظہار تھا۔ کیونکہ اُس کی قدرت لامحدود ہے، اور جو کچھ اُس نے پیدا کیا ہے وہ تو اُس کی عظمت کے مقابلے میں صرف ایک بوند ہے۔

اور اگر میری یادداشت دھوکا نہیں دے رہی، تو عالم کے سنبھالنے یا خدائی مشیت کی رہنمائی کے ضمن میں بھی ہمیں ”غیرت“ کا تصور کہیں نظر نہیں آتا۔ بے شک، وہ سب کو نام لے کر بلاتا ہے، اور اُس کی قدرت کی عظمت سے کوئی بھی ناکام نہیں ہوتا۔ آرٹورس اور اُس کے فرزند، مزاروت اپنے وقت پر، اور تریا اپنے لطیف اثرات سمیت—یہ سب اُسی کے حکم کے تابع ہیں۔ لیکن ہم یہ نہیں پاتے کہ ان امور کے باعث خداوند کو کسی غیرت نے جھنجھوڑا ہو۔

زمین پر ہونے والے معجزاتِ مشیت کو دیکھتے—کتنی نرمی سے، کتنی آسانی سے خداوند ان کو انجام دیتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ بحرِ قلزم کا وہ جلیل الشان کارنامہ، جو بظاہر خداوند نے اپنی قدرت اور مہارت کی مثال کے طور پر پسند فرمایا، کیونکہ آسمان پر بھی وہی نغمہ گایا جاتا ہے—موسیٰ اور بڑہ کا گیت: ”خداوند کے لئے گاؤ، کیونکہ اُس نے جلال سے فتح پائی، گھوڑا اور سوار کو سمندر میں ڈال دیا۔“ لیکن خدا نے وہ عظیم کارنامہ کس طرح انجام دیا؟ ”تو نے اپنی ہوا سے پھونکا، سمندر نے اُن کو ڈھانپ لیا؛ وہ زبردست پانیوں میں سیسے کی مانند ڈوب گئے۔“ نہ کوئی جوش، نہ کوئی طاقت کا جوار—صرف اُس کے دہن کی نرم سی نسیم، اور کام تمام ہوا۔ مصر کی بہادری سمندر کی تہ میں جا گری۔

حتیٰ کہ جب خداوند نے فرشتوں کی تخلیق فرمائی—جب بھی وہ واقعہ وقوع میں آیا ہو—ہمیں ”خدا کی غیرت“ کا ذکر اس سے متعلق نہیں ملتا۔ یہاں تک کہ آدم کی تخلیق، جب اُس نے انسان کو بنایا اور اُسے باغ میں رکھ کر کہا کہ اسے آباد رکھے، اُس وقت بھی ”غیرت“ کا کوئی اظہار نہیں ملتا۔

میری التجا ہے کہ میری زبان سے کوئی ایسا کلمہ صادر نہ ہو جو حضرتِ اعلیٰ کی شان کے خلاف ہو، مگر جب ہم اُس کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں تو انسان کی بولی میں ہی بات کرنی پڑتی ہے۔

مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ جب خدا نے محض مادی کائنات کو خلق کیا، تو اُس کے دل میں اس سے زیادہ کچھ نہ تھا سوائے ایک تسلی بخش نظر کے، جب اُس نے فرمایا، ”یہ بہت اچھا ہے۔“ اور جب اُس نے ایسے روحانی مخلوق یعنی فرشتے بنائے جو محض نیکی میں کامل تھے، تب وہ ان کی مسرت کو دیکھ کر شادمان تو ہوا، مگر چونکہ وہ خدا کے ساتھ رفاقت نہ رکھ سکتے تھے—کیونکہ وہ نیکی اور بدی کی تمیز سے بالاتر تھے—اس لیے اُس کا دل نہ تڑپا۔ مگر اُس نے (اگر میں یوں

کہنے کی جسارت کر سکوں) ایسی مخلوق کی آرزو کی، جو اُس کے گرد ایسی ہو، جو نیکی اور بدی دونوں کو جانتی ہو—جو بدی میں گری ہو، بدی کو جان کر اور اس کے داغ سہ کر جان چکی ہو کہ وہ واقعی بدی ہے؛ اور جو پھر کبھی بدی کا انتخاب نہ کرے، بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اُس نیکی کو اختیار کرے، جو خُدا میں ہے۔ اور یہ صرف محبت کے زبردست بندھن کے باعث ہو، جو وہ اپنے اوپر اُن پر آشکار کرے، تاکہ وہ جان لیں کہ بدی کیا ہے، لیکن اُسے روتے ہوئے یاد کریں، اور پھر کبھی بھی گناہ کے خیال یا تصور سے بھی اُلودہ نہ ہوں، بلکہ خُدا کی محبت سے دھل کر ہمیشہ کے لیے پاک و صاف رہیں۔

خُدا چاہتا تھا کہ وہ ایک ایسی مخلوق رکھے جو فرشتوں کی مانند نہ ہو، بلکہ اُس کے اپنے بیٹے ہوں؛ عجیب و غریب، شاندار؛ اور اُس کا منصوبہ یہ تھا کہ اُس کا اکلوتا بیٹا یسوع مسیح اس دنیا میں آئے، گناہ اُلود انسان کی جسمانیّت کو اوڑھے، اور اُسی بدن میں مرے، تاکہ اُن کے سب گناہوں کا کفارہ دے، اور پھر قیامت کے بعد اُسی جسم کے وسیلہ سے انسان اور خُدا کے درمیان ایک ابدی رشتہ قائم کرے، ایسا کہ خُدا اور انسان کے درمیان کوئی پردہ نہ رہے۔

خُدا ہمیشہ کے لئے مبارک، اور پھر یسوع، جو حقیقتاً انسان ہے، اپنی انسانیت کے ذریعہ اُن برگزیدہ مخلوقات سے وابستہ رہے، جنہیں اُس نے پاک کیا، تاکہ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے خُدا کے فرزند ہوں، اُس کی ذات میں شریک ہوں، اور اُس دنیا کی خرابی سے بچ نکلیں جو شہوت کے سبب پیدا ہوئی ہے۔

یہ میری مجال نہیں—نہ ہی کسی کی ہے—کہ خُدا کے ازلی منصوبہ کو مکمل طور پر بیان کرے، مگر کلام مقدس ہمیں اتنا ضرور ظاہر کرتا ہے کہ خُدا کا مقصد یہ تھا کہ یسوع مسیح میں ایک ایسی مخلوق پیدا ہو جو تمام اقسام کی مخلوقات سے جدا ہو —ایسی جو خُدا کی حیات میں جیتی ہو۔ ایک ایسی مخلوق جو (جیسا کہ سانپ نے کہا) "خُدا کی مانند ہو جائے، نیکی اور بدی کو جاننے والی"—لیکن خُدا کی مانند ہو کر نیکی کو ہمیشہ کے لیے اختیار کرے، اور بدی کو، جسے وہ چکھ چکے ہوں، پھر کبھی نہ اپنائیں، بلکہ خُدا کے فضل سے اُس پر ماتم کرتے ہوئے اُس کے قریب ہی رہیں، ازل تا ابد۔

اب، اے بھائیو، یہی وہ منصوبہ ہے جس نے خُدا کی غیرت کو بیدار کیا۔ یہ وہ کام تھا جو صرف قدرت سے نہیں ہو سکتا تھا، بلکہ خُدا کی تمام صفات کو میدان میں لانا تھا۔ یہ ایک ایسا کارنامہ تھا جو صرف ایک عظیم خالق کے لائق تھا۔ یہ ایک ایسا عمل تھا جو الوہیت کو اُس شان سے ظاہر کرتا ہے جو اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی۔ اور اسی لیے، اگر میں یہ کہنے کی جسارت کر سکوں (اور مجھے بار بار اپنے لیے نہیں بلکہ اُس کے حضور معذرت کرنی پڑتی ہے)، تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ اُس نے اپنی ساری قوت، الہی توانائی، اور قادر مطلق کی قدرت کو سمیٹ لیا تاکہ اپنے مقصد کو پورا کرے، اپنے منصوبہ کو نافذ کرے، اور یسوع کو ایک منتخب جماعت کا بادشاہ بنائے۔

"رَبُّ الافواج کی غیرت ہی یہ کام کرے گی۔"

I

خُداوند یسوع کو جلال دینے اور اپنے لئے ایک قوم بنانے کے منصوبے میں بڑی غیرت سے داخل ہوتا ہے :

یہ امر اس طور پر ثابت کیا جا سکتا ہے: ہم کسی انسان کی غیرت کا اندازہ تب کرتے ہیں جب اُس کا مقصد طویل عرصہ اُس کے دل میں رہا ہو، اور اُس نے کمال جانفشانی سے اُس کی تکمیل کی راہ میں صبر و استقلال سے جدوجہد کی ہو۔ سو، فضل و رحمت کا وہ منصوبہ جو یسوع مسیح کے وسیلہ سے کامل ہوا، ازل سے خُدا کے دل میں تھا—پہلے ازمہ میں، قبل اس کے کہ جہانوں کی بنیاد رکھی جائے، اُس نے اُسے اپنے ارادہ میں مقرر کیا۔ اسی لیے وہ مسیح کی بابت فرماتا ہے: "وہ بڑہ جو بنائے عالم سے پیشتر ذبح کیا گیا۔" اور کبھی ایک لمحہ بھی ایسا نہ آیا کہ الوہی فکر نے اُس مقدس منصوبے سے رُوگردانی کی ہو۔

پس، اے سامعین، ذرا تصور کرو کہ خُدا کی غیرت اُس منصوبے کی تکمیل کے لئے کیسی ہوگی، جب اُس نے ان تمام صدیوں میں، جنہیں ہم دہائیاں اور قرون کہتے ہیں، پختہ عزم کے ساتھ اُسی کام کو آگے بڑھایا، جسے اُس نے ابتدا ہی سے منظور کیا تھا۔ پھر سوچو، تمام ایام مشیت، جو زمین پر وقوع پذیر ہوئے، وہ سب اِسی الہی مقصد کی تکمیل کی طرف مائل تھے—چھوٹے سے بڑے تک، معمولی سے عظیم تک۔

جب اُس نے قوموں کی حدود مقرر کیں، تو اُس نے بنی اسرائیل کی اولاد کے مطابق اُنہیں معین کیا؛ اُس کی نظر اپنے محبوب لوگوں اور اپنے برگزیدہ بیٹے پر تھی، جب وہ زمین کی اقوام کی میراثیں بانٹ رہا تھا۔ نہ کوئی بادشاہ اپنے تخت سے گرا، نہ کوئی لشکر کسی صوبہ پر چڑھ دوڑا، نہ کوئی سلطنت بدلی، نہ کوئی نسل معزول ہوئی، مگر وہ سب خُدا کے اس ابدی ارادہ کے تحت تھا، کہ وہ اپنے بیٹے کو کوہ مقدس صیون پر بٹھائے، اور اُسے سب قوموں کا بادشاہ مقرر کرے۔

اسی عہد پر خُدا ازل سے کاربند رہا ہے، اور اسی لئے میں کہتا ہوں  
"ربُّ الافواج کی غیرت یہ کام کرے گی۔"

اِذرا دم لو، اور میں تمہیں دکھاؤں گا کہ خُداوند اس امر میں غیرتمند کیوں ہے۔ دیکھو، اُس کا بیٹا انسان بننے کو جھک آیا  
تم اُسے دیکھتے ہو کہ بیت لحم کی چرنی میں طفل ناتواں کی مانند پڑا ہے؛ تم اُسے دیکھتے ہو کہ جوانی میں اپنے والدین کا  
فرمانبردار ہے؛ اور جب وہ بالغ ہوا، تو بندوں کا خادم بنا، مشقت میں محو۔ اب، جب خُداوند اپنے بیٹے کو یوں دیکھتا ہے، تو  
!کیونکر نہ اُس کے دل میں ہو کہ اُسے جلال دے  
!ہائے! اُس آسمانی باپ کے دل میں کیسی فکر ہوگی  
کیا میرا بیٹا یوں نیچا اُتر آیا؟ کیا وہ ایسی انسانی فطرت کو اپنی الوہیت سے متحد کرتا ہے؟  
اوہ! میں اُس کے سر پر بہت سے تاج رکھوں گا! اُس کے ہر جھکنے کے بدلے وہ جلال پائے گا۔

کیا وہ سامریہ کے کنوئیں پر ایک بدکار عورت کے پہلو بیٹھا ہے؟ کیا وہ محصول لینے والوں اور گناہگاروں کے ساتھ دستر خوان  
پر بیٹھا ہے؟ کیا وہ بنی آدم کے گناہوں کا دکھ اُٹھانے کو نیچے اُترتا ہے؟  
خُدا گویا خود اعلان کرتا ہے کہ "میں اُسے ہر نام سے افضل نام دوں گا؛ اُس کے ہر جھکنے کے بدلے میں اُسے سربلندی عطا  
کروں گا"۔ ایسا نام کہ ہر ایک گھٹنا اُس کے سامنے جھکے، یعنی "یسوع" کا نام، اور ہر زبان اقرار کرے کہ وہ خُداوند ہے، خُدا  
باپ کے جلال کے واسطے۔

یا اپنی آنکھوں میں آنسو بھر کر، کلوری کی قربانی پر نظر کرو۔  
کیا تم یسوع کو دیکھ سکتے ہو؟  
تکلیف سہتا ہوا، خون بہاتا ہوا، مرنے کو جاتا ہوا؟  
اور کیا تم تصور کر سکتے ہو کہ خُدا یہ سب کچھ بے حسی سے دیکھ رہا ہے؟  
!اوہ، برگز نہیں  
اگر ہم فرض کریں کہ وہ ہماری مانند جذبات رکھتا ہے (اگرچہ وہ الہی ہے)، تو ہمیں یوں کہنا پڑے گا کہ جب اُس نے اپنے  
مرتے ہوئے بیٹے کو دیکھا، تو اُس نے قسم کھائی کہ وہ اُس کا سر بنی آدم سے بلند کرے گا، اور اُسے بڑی نسل دکھائے گا تاکہ  
اُس کے دکھ کا بدلہ دیا جائے۔

اگر کسی انسان کو اپنی کسی مہم میں غیرت پیدا ہو سکتی ہے، تو وہ تب ہو گی جب وہ دیکھے کہ اُس کے نصب العین کی راہ  
میں اُس کے بیٹے کا خون بہایا گیا ہو۔ اُسی کا بیٹا جس کا لہو زمین پر گرا۔  
یقیناً وہ کہے گا  
میں اپنے بیٹے کے خون پر اپنی زندگی وقف کرتا ہوں، کہ میں جیتے جی، مرتے دم تک، اُس نام کو عزت دوں جو میرے  
"مقصد کے لئے ذلت میں آیا۔  
اور خُدا بھی یہی فرماتا ہے  
کلوری پر خُدا کی غیرت بھڑکی۔

پھر سوچو، آج کے دن یسوع مسیح کو ہر جگہ بے حرمتی کا سامنا ہے۔  
ہزاروں لوگ اُس کے نام کو رواجی عقائد میں استعمال کرتے ہیں، صلیب کی پرستش کرتے ہیں، بُتوں کو معبود بناتے ہیں؛  
بے شمار قومیں بُت پرستی کرتی ہیں، جھوٹے معبودوں کو سجاتی اور سجدہ کرتی ہیں؛  
تو کیا تم سمجھتے ہو کہ خُدا سب کچھ یونہی دیکھتا ہے؟  
کیا وہ یونانی افسانوں کا "جوو" ہے، جو محض ایک تماشائی بن کر رہتا ہے؟  
!اوہ نہیں  
وہ انسانوں کی کفرگوئی کو سنتا ہے، اُن کے گناہوں کو دیکھتا ہے؛  
،اگرچہ وہ اپنا دہنا ہاتھ اپنے سینہ میں رکھے ہوئے ہے، اور ہم اکثر فریاد کرتے ہیں  
"اے خُدا! تیری غیرت کہاں ہے، تیرے رحم کی صدائیں کہاں گئیں؟"  
لیکن یہ اُسی کے الہی صبر اور حلم کا نتیجہ ہے کہ وہ ابھی نہیں اُٹھتا اور بُتوں کو نیست و نابود نہیں کرتا، اور قوموں کو فنا  
نہیں کرتا۔

اُس کا تحمل اُسے تاخیر کرنے پر مجبور کرتا ہے  
اُس کی رحمت اُسے مہلت دیتی ہے؛  
—لیکن وہ دن آئے گا—اور وہ قریب ہے  
،جب وہ اپنے ہتھوڑے سے توڑے گا  
،اور اپنی لوہے کی چھڑی سے اُن غاصبوں کو چکناچور کرے گا  
جو مسیح کی راہ میں حائل ہوتے ہیں، اور وارث حقیقی سے سلطنت چھیننا چاہتے ہیں۔

ہاں، بنی آدم کے یہی گناہ خُداوند کو برانگیختہ کر رہے ہیں؛  
 اُن کی بدکاریاں، خطائیں، اور کفرگوئیاں  
 —خُدا کے پاک دل میں غیرت کی آگ بھڑکا رہی ہیں  
 وہ غیرت جو کسی مقررہ گھڑی پر اپنا کام کر دکھائے گی۔

:اور آخر میں، ایک اور دلیل سنو  
 ہم اُس وقت غیرت سے بھر جاتے ہیں جب ہم مظلوموں کی آہ و زاری سنتے ہیں۔  
 مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ میں پارلیمان کے ایوان میں ایک خطیب کو دیکھ رہا ہوں  
 جو افریقہ کے ظلم برداشت کرنے والے بیٹوں کی طرفداری میں پرجوش تقریر کر رہا ہے۔  
 مجھے ولبرفورس کے جوش و ولولہ پر تعجب نہیں  
 نہ پی فاکس کی شعلہ بیاباں فصاحت پر۔  
 !کیا ہی عظیم مقصد تھا اُن کے پاس  
 ،وہ غلاموں کی زنجیروں کی جھنکار سنتے تھے  
 ،قیدیوں کی آہیں  
 —عورتوں کی چیخیں  
 یہ سب اُن کے دلوں میں آگ بھڑکاتے تھے؛  
 ،رحم اُن کی زبان کے بند توڑ دیتا تھا  
 اور اُن کی روحیں زور اور فصاحت کے سیلاب بن کر بہنے لگتی تھیں۔

،پس سوچو  
 آج بھی خُداوند زمین کے گوشے گوشے سے  
 ،مظلوموں کی آہیں سنتا ہے  
 غمگینوں کی سسکیاں اُس تک پہنچتی ہیں؛  
 ،اور اُن کے ساتھ ساتھ اُس کے برگزیدہ  
 ،جو شب و روز اُس کے تخت کے حضور دعا کرتے ہیں  
 روزانہ فریاد کرتے ہیں۔  
 !اوہ، کاش ہم اور زیادہ زاری کرتے  
 !اوہ، کاش ہم اور شدت سے اُسے پکارتے  
 ،اوہ، کاش ہم اُسے آرام نہ لینے دیتے  
 ،جب تک کہ وہ یروشلیم کو زمین پر تمجید نہ دے  
 :جیسا کہ خُداوند یسوع نے فرمایا  
 ،کیا خُدا اپنے برگزیدوں کا انصاف نہ کرے گا؟  
 جو شب و روز اُس سے فریاد کرتے ہیں؟  
 "!میں تم سے کہتا ہوں، وہ جلد اُن کا انصاف کرے گا"

پس، اے سامعو، تم نے خُدا کی غیرت کے دلائل دیکھے، اور اگر ہم ایسا لفظ استعمال کر سکیں تو اُس کی اصل بھی جان لی۔ یہ  
 اُس کا ازلی مقصد ہے—وہی ارادہ جس پر وہ ازل سے قائم ہے۔ اُس کی غیرت اُس ارادہ سے پھوٹی ہے، اور اُسے مسیح کی تذلیل  
 نے، بنی آدم کی کفرگوئی اور گناہوں نے، اور اُس کے لوگوں کے انسوؤں نے اور بھی بھڑکایا ہے۔

خُدا ہماری مانند ہے حس و سرد مہر نہیں۔  
 ،وہ غیرت سے معمور ہے  
 ،اور اُس پاک و ابدی مشن میں جو بالآخر فتح پائے گا  
 ،بیشک غیرتمند شریک ہو سکتے ہیں  
 —مگر کوئی بھی ربُّ الافواج کی مانند غیرت رکھنے والا نہیں  
 وہ جو اسرائیل کے درمیان ایک آقا کی مانند جلوہ افروز ہے۔

اب ہم نغمے کی آہ بدلتے ہیں، اور دوسرے پہلو پر نظر کرتے ہیں۔  
 :نوشہ فرماتا ہے  
 "ربُّ الافواج کی غیرت یہ کرے گی۔"  
 :یعنی

۔ اُس کی غیرت مسیح کو اُس کی بادشاہی پر بٹھائے گی، اور اُسے ابد تک قائم رکھے گی۔

لیکن وہ غیرت اُس بادشاہی سے متعلق ہر امر کو پورا کرے گی۔ خُداوند کی غیرت اُس کے فضل کے عہد کی ایک بھی شوشہ یا نقطہ کو نامکمل نہ چھوڑے گی۔ اُس نے اپنا ہاتھ بلند کیا ہے، اُس نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے کہ مسیح اپنی جان کی مشقت کا پھل دیکھے گا؛ اور خُدا کی غیرت اِس کو انجام دے گی۔

پس اے مردان و برادران، آج کی شب یہ جان لو،  
پہلی بات یہ ہے کہ خُداوند اپنے برگزیدہ لوگوں کی نجات کو یقینی بنائے گا۔  
اس کو محفوظ کرنے کے لیے خُدا کی اپنی غیرت کے سوا کچھ کارگر نہیں ہو سکتا۔  
پوری کلیسیا کی غیرت بھی اِسے محفوظ نہ رکھ سکتی۔  
اگر صرف انسانوں پر موقوف ہوتا تو بہت سے ہلاک ہو جاتے، باوجودیکہ سب کچھ کیا جاتا۔  
لیکن خُدا اپنے اُن کو جانتا ہے جو اُس کے ہیں، اور وہ انہیں تلاش کر لے گا۔

اگر اُن میں سے کچھ آج رات گناہ کے گہرے گڑھے میں گر چکے ہوں،  
یا کچھ دہریت یا بے ایمانی کی پستیوں میں جا پڑے ہوں  
تو بھی خُدا کی غیرت اُن میں سے ہر اُس شخص کو ڈھونڈ نکالے گی  
جو مسیح کے خون سے خریدا گیا ہے؛  
اور مسیح کو وہ ہر ایک جان ملے گی  
جسے باپ نے اُسے دی  
اور جسے اُس نے آدمیوں میں سے اپنے خون سے چھڑایا۔

اوہ! یہ کیسی مسرت کی بات ہے،  
لیکن ہم اِس پر زیادہ ٹھہر نہیں سکتے۔

یہی غیرت حق کے پھیلاؤ کو بھی یقینی بناتی ہے۔  
کبھی ہم بیٹھ کر رنجیدہ ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں  
"حق، اگرچہ خود میں زبردست ہے"  
"پر ایک بُت پرست نسل کے درمیان غالب نہیں آتی  
اور اکثر ہم غمگین ہوتے ہیں، ماتم کرتے ہیں  
کہ گویا جنگ خُداوند کے خلاف پلٹ گئی ہے۔"

لیکن اے بھائیو،  
—خُدا کا حق وسیع بھی ہے اور محفوظ بھی  
ہمیں چند شکستوں پر نوحہ کرنے کی ضرورت نہیں۔  
خُدا نے مقرر کر رکھا ہے کہ بادشاہ کے سب تمغے سلامت رہیں۔  
اگرچہ اُس نے کولہو اکیلا روند ڈالا  
پر فتح اُسی کی ہے۔  
ہمیں فقط صبر اور مقدسوں کی مصیبت میں قائم رہنا ہے  
، یہاں تک کہ وقت مقرر آ جائے  
اور خُدا کی طرف سے ظاہر کردہ ہر سچائی کو  
تاج اور عزت ملے۔

، حکمت اپنے سب فرزندوں سے راست ٹھہرتی ہے  
اور یسوع کی لانتہا حکمت اُس کی تعلیم کے ہر پہلو میں راست ٹھہرے گی۔

لیکن اصل عظیم مفہوم یہ ہے کہ  
وہ دن ضرور آئے گا  
جب سب قومیں خُدا کی طرف رجوع کریں گی۔  
—میں کسی قیامت سے پہلے یا بعد کی بادشاہی کے نظریے میں داخل نہیں ہوتا

،نہ میں نبی ہوں، نہ نبی زادہ  
 ،لیکن اگر کلام مقدس میں کوئی بات صاف ہے  
 :تو وہ یہ ہے کہ  
 مسیح کی ایک بادشاہی ہے؛  
 کہ وہ لوگوں پر سلطنت کرے گا؛  
 کہ داؤد کا بیٹا سلطنت پر حکومت کرے گا؛  
 کہ وہ دریا سے لے کر زمین کے کناروں تک حکمرانی کرے گا؛  
 کہ بیابان کے باشندے اُس کے سامنے جھکیں گے؛  
 کہ غیروں کی قومیں اُس کے قدموں میں خاک چائیں گی؛  
 اور وہ بادشاہوں کا بادشاہ اور خُداوندوں کا خُداوند ہو گا۔

:نوشتہ فرماتا ہے  
 "ربُّ الافواج کی غیرت یہ کام کرے گی۔"  
 !میں اپنے آقا کا شکر کرتا ہوں اِس کلام کے لیے

دنیا کی سب مشنری انجمنیں مل کر بھی یہ کام نہیں کر سکتیں؛  
 ،اگر اُنہیں حد درجہ تقویت دی جائے  
 تب بھی وہ اِس کو پورا نہ کر سکیں گی۔  
 تمام خادمین بھی اِسے انجام نہیں دے سکتے۔  
 اور میں کوئی ایسا وسیلہ نہیں دیکھتا  
 جو اس جلیل و رفیع مقصد کو پُورا کر سکے۔

کیوں؟

آبادی مسیحیت پر غالب آ رہی ہے۔  
 ہم اپنی جگہ بھی برقرار نہیں رکھ پاتے۔  
 نسبتاً، شاید آج مسیح پر ایمان رکھنے والے  
 سو برس پہلے کی نسبت کم ہوں۔  
 ہم آگے نہیں، پیچھے جا رہے ہیں۔

—اے بنی آدم، دیکھو اپنی غیرت اور جوش کو  
 —بلکہ دیکھو اپنی بے غیرتی اور سُستی کو  
 کیا حاصل نکلے گا؟  
 افسوس! کمزور اور عبث آلات ہیں ہم؛  
 کیا کر سکتے ہیں ہم؟  
 !لیکن پیچھے ایک ہے جو یہ کام کرے گا

جیسے جنگ کے دنوں میں  
 ،جب اگلی صفیں شکست کھاتی ہیں  
 ،اور ایک صف کے بعد دوسری پیچھے ہٹتی ہے  
 ،تب پرانی فوج آتی ہے  
 ،جو کبھی نہیں گھبراتی  
 —اور پسپا ہونا جانتی ہی نہیں  
 اور یوں دن اُن کے نام ہو جاتا ہے۔

،اب دیکھو  
 ،تمام انسانوں سے برتر  
 ،ازل کے ایام سے  
 ،ایام قدیم سے  
 ،لامحدود خود  
 ،اپنے بندوں کو جنگ کے دن میں آگے لائے گا  
 ،اور وہ نہایت جلال سے گرجے گا

انجیل کی منادی ہو گی،  
بادشاہی حاصل کی جائے گی،  
مسیح سلطنت کرے گا  
اور "بللویاہ" کی صدا بلند ہو گی  
اس قادرِ مطلق خُدا کی طرف  
جو فقط بادشاہی پاتا ہی نہیں  
بلکہ اپنی ہی قدرت سے اسے حاصل کرتا ہے  
اور اپنی ہی غیرت سے فتح یاب ہوتا ہے۔

"اِربُّ الافواج، ربُّ الافواج یہ کام کرے گا"

—اب، ہمارا آخری کلام عملی ہے

### III

- وہ عملی تعلیم جو اس سچائی سے جنم لیتی ہے۔

متن کا ترجمہ ذیل میں بائبل کی وین دایک طرز، فصاحت اور تقدس کے ساتھ پیش کیا گیا ہے

یہ عبارت جو ہمارے متن میں ہے، کلام مقدس میں فقط چار مرتبہ استعمال ہوئی ہے، جن میں سے ایک دوسری کی تکرار ہے، پس حقیقی طور پر یہ فقط تین بار آئی ہے۔ یسعیاہ 15:63 میں "رَبُّ الافواج کی غیرت" کو ایسے ہی بطور دلیل استعمال کیا گیا ہے، جیسے میں نے ابھی کیا ہے، یعنی دعا کے واسطے۔ خُدا سے یوں مخاطب ہوا گیا، "کہاں ہے تیری غیرت، اور تیری آنتوں کا جوش اور تیری رحمتیں میرے لیے؟ کیا وہ رُک گئی ہیں؟" کیا ہی زوردار استغاثہ ہے، جو ہم کل شب اپنی دعاؤں میں پیش کریں!

اے خُدا! بنی آدم کو تبدیل کر، کفر و معصیت کا خاتمہ فرما۔ اگر تو ایسا نہ کرے تو ہم نے تیری غیرت کے بارے میں سنا تو ہے، پر وہ کہاں ہے؟ تُو قادر ہے، تو کیوں نہیں کرتا؟ تُو بچا سکتا ہے، سخت دل بھی تیرے آگے نرم ہو سکتے ہیں۔ لوہے اور فولاد کا عصا صلیب کے لوہے سے ٹوٹ جائے گا۔

اے خُدا! کہاں ہے تیری غیرت؟ کیا تُو نے اُس بڑے زوال کو بھلا دیا، سلطنت کو، عہد کو، اور اپنی قسم کو؟ کیا تُو نے اپنے بیٹے کو، اُس کے دُکھوں کو، اُس کی فضیلتوں کو، اور اپنے وعدہ کردہ اجر کو بھلا دیا؟ کہاں ہے تیری غیرت؟

اے ایمان دارو اور دعاکنندو! سیکھو کہ اس دعا کے ہتھیار کو کیسے برتنا ہے! جب آئندہ کبھی تُو فرشتہ سے کشتی کرے، اور جیتنا چاہے، تو یہی وہ دلیل ہے جو کارگر ہوگی: "کہاں ہے تیری غیرت، اور تیری آنتوں کا جوش؟" اُنہی ہم خدا کی طرف یوں! دوڑیں!

یہ عبارت دوسری مرتبہ اُمید کی بنیاد کے طور پر بھی استعمال ہو سکتی ہے۔ یسعیاہ 32:37 میں یہ یہوداہ کے بچے ہوئے لوگ یعنی "بقیہ" کی نجات کے تعلق سے استعمال ہوئی ہے۔ جب ہم اپنے آپ کو کٹا ہوا، اور نظر انداز شدہ محسوس کریں—جب ہم اپنے آپ کو لائقِ رحم اور خُدا کی توجہ کے قابل نہ سمجھیں—تو یاد رکھیں کہ خُدا اپنے بقیہ کی نجات کے لیے غیرتمند ہے، اور ہم اُس کی غیرت پر استدعا کریں کہ وہ ہمیں بچالے، جو نجات کے سب سے زیادہ محتاج ہیں۔

اب، اس مضمون پر مزید وقت ضائع کیے بغیر، مجھے یقین ہے کہ تم سمجھ گئے ہو گے کہ ہمارا متن عملاً اعتماد کے لیے ایک قوی دلیل ہے۔ جب تم خُدا کے کام میں دل شکستہ ہونے لگو، تو تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ اگر تم میں سے کوئی اپنے اتوار کے مدرسے کے کام یا کسی خدمت کو چھوڑنے کا سوچ رہا ہو، تو ہرگز ایسا نہ کہے۔ خُدا اتنا غیرتمند ہے کہ وہ نیک کام کو ناکام نہ ہونے دے گا۔ ہر بڑی جنگ میں وقتی شکست ہوتی ہے، جو محض ایک توقف ہوتا ہے تاکہ لشکر اور بھی سختی سے آگے بڑھے۔

اسی طرح مسیح کی صلیب کے ساتھ بھی ہے۔ بعض اوقات پیچھے ہٹنا پڑتا ہے، لیکن آخر کار فتح یقینی ہے۔ سمندر کو دیکھو جب وہ مدّ کی طرف بڑھتا ہے تو بعض اوقات لہریں پیچھے ہٹتی ہیں۔ ایک بچہ شاید بیٹھ کر روئے کہ، "میں نے سوچا تھا کہ سمندر یہاں تک آئے گا، مگر دیکھو وہ واپس چلا گیا اور میرے پاؤں تک بھی نہ پہنچا۔" لیکن حقیقت میں سمندر اب بھی چڑھ رہا ہوتا

ہے، اور یہی مثال مسیح کی نیک تحریک کی ہے۔ ہماری زندگی اس عظیم زمانے کی ایک گھڑی بھر سی ہے، اور وہ زمانہ خود ابدیت کی وسعت میں فقط ایک ساعت ہے۔

کیا فقط اس لیے کہ ایک دن میں کامیابی نہ ملی، اور میری مختصر زندگی میں بادشاہی مسیح کو نہ ملی، کیا میں بیٹھ کر نوحہ کروں؟ برگز نہیں! میں اُن لاکھوں میں سے ایک ہوں جو الہی مقصد کو پورا کریں گے—ایک چھوٹا سا مرجان، جو اُس چٹان کی تعمیر میں مصروف ہے، جس پر عنقریب دیودار اور کھجور کے درخت اگیں گے، اور خوشبو دار پھول کھلیں گے، اور ہوائیں اُس پر ہر طرف سے خوشبو لائیں گی۔ اگرچہ میں موجوں کے نیچے ہوں، میں اپنا کام کروں گا، اور مر جاؤں گا، اور دوسرے بھی یہی کریں گے، لیکن چٹان ابھر رہی ہے، خُدا کا ارادہ پورا ہو رہا ہے۔

موسیٰ کی دعا کے کلمات میں، ”اپنا کام اپنے بندوں پر ظاہر کر، اور اپنی شوکت اُن کی اولاد پر۔“ اے خُداوند! ہمیں کام دے، اور ہماری نسل کو شوکت۔ ہم کام کریں، وہ جلال دیکھیں گے۔ آئندہ نسل فتح کا نظارہ کرے گی۔

اور سب سے بڑی خوشی کی بات یہ ہے کہ ہم بھی وہ نظارہ دیکھیں گے، کیونکہ یہ محض ایک نیند ہے جو اب اور اُس وقت کے درمیان ہے—ایک چھوٹا سا لمحہ جب ہم اپنے نجات دہندہ کے سینے پر سر رکھے آرام کریں گے—اور پھر نرسنگا آسمان اور زمین میں گونجے گا، اور ہم واپس اپنے بدنوں میں آئیں گے، جو نئی شکل میں پاک روح کے لائق بنائے جائیں گے، اور ہم اپنی ہی آنکھوں سے اُسے دیکھیں گے، جو ہمارے لیے مصلوب ہوا، اور آہ! کیسے ہم اُس کی پرستش کریں گے، اُسے سرفراز کریں گے، اور کہیں گے: جس مقصد کے لیے ہم نے محنت کی، جس بادشاہی کے لیے ہم نے لڑائی لڑی، وہ آچکی ہے۔

یہ دن طویل اور تھکا دینے والا تھا، اور ہم ڈرتے تھے کہ ہمارا مالک نہ آئے، بعض ہم میں سے سونے چلے گئے اُس کے ظہور سے پہلے، پر ہم اُس کی دستک پر جاگ اُٹھے، ہم اُن مبارک سونے والوں کے ساتھ جاگ اُٹھے، اور ہم اُس فتح کو دیکھنے آئے جیسے ہم نے پہلے اُس کی ستائش کی تھی۔ خُدا کا شکر ہو، فتح یقینی ہے۔ آئیے تب تک کام کرتے رہیں۔

آخر میں، اگر خُدا مسیح کے تاج اور بادشاہی کے لیے اتنا غیرتمند ہے، تو ہم بھی غیرتمند ہوں۔ آج غیرت کا دن نہیں، آج فطانت اور چالاکی کا دن ہے؛ یہ خالص اخلاص کا دن نہیں، بلکہ فقط شور و شوق کا دور ہے، اور کچھ نہیں۔

آہ! کیسا نظارہ ہوتا اگر ہم بوڑھے جان ناکس کو دیکھتے، جب وہ کمزور اور شکستہ ہو کر اپنے منبر پر چڑھتا، اور گو اُس کے کھڑے ہونے کی سکت نہ ہوتی، مگر جیسے ہی وہ اپنے مالک کا نام بلند کرتا، ایک پرانا مؤرخ کہتا ہے: ”وہ اس قدر زور سے وعظ کرتا کہ گویا وہ منبر کو چکنا چور کر دے گا“—میں سمجھتا ہوں کہ اُس وقت کے پوپ کے پجاریوں اور ریاکاروں کے سامنے۔ اُس کی آنکھیں آگ برساتیں جب وہ خُداوند یسوع کی بادشاہی کا اعلان کرتا، اور پاپائیت کی مذمت کرتا۔

ہمیں ایسے ہی لوگوں کی ضرورت ہے۔ آہ! کاش خُدا ہمیں کوئی ایسا ایک مرد بھیج دے، اور پھر اُس کے ساتھ ایسے عہد شکنوں کی نسل ہو، جو اپنے خون کے ساتھ سچائی اور مسیح کی بادشاہی کے لیے خود کو وقف کر دیں، پاپائیت کی مکاری، اور روم و دوزخ کی بے ایمانی کے خلاف، جو جڑواں بھائی ہیں۔

آہ! کاش کلیسیا پھر خلوص سے اس بات پر قائم ہو جائے کہ اُس کا کوئی سردار یا بادشاہ نہ ہو مگر مسیح، کوئی عقیدہ نہ ہو مگر کلام مقدس، کوئی بیتسمہ نہ ہو مگر وہ جو مسیح نے سکھایا، کوئی رسم نہ ہو مگر وہ جو اُس نے ظاہر کی، اور کوئی تعلیم نہ ہو مگر جو یہ کتاب دیتی ہے—کتاب مقدس، مکمل کتاب مقدس، اور فقط کتاب مقدس۔ کاش ہم اس طہارت اور خلوص کے ساتھ واپس اسی طرف لوٹ آئیں، اور تب یہ دیر نہ لگے گی کہ ہم اُسے آتے دیکھیں، محبت سے آراستہ رتھ میں، یروشلم کی بیٹیوں کے لیے، اور ہم نکلیں گے اُس کے استقبال کو، حتیٰ کہ سلیمان بادشاہ سے ملاقات کو، اُس تاج کے ساتھ جس سے اُس کی ماں نے اُسے اُس کے نکاح کے دن، اور اُس کے دل کی خوشی کے دن، میں سرفراز کیا۔

آہ! اے خُداوند غیرت کے، اپنی غیرت ہم پر نازل فرما، اور ہمیں بھی غیرتمند بنا دے، ہم کو جو خون کے وسیلہ سے مول لے لیے گئے، اپنے پاک روح سے ہمیں معمور کر، اور از سر نو ہمارے آپ کو مقدس بنا، یسوع کے نام پر۔ آمین۔

یَسَعِیَاہ 17:1-40، 25-31، اور یُوحَنَّا 1:29-42 کا تفسیراتی خطبہ  
چارلس بیڈن سٹپر جِن کی معرفت



## آیت 1-2

تسلی دو، تسلی دو میری اُمت کو، تمہارا خُدا فرماتا ہے۔ یروشلم کے دل سے کلام کرو، اور اُسے پُکارو، کہ اُس کی جنگ ختم ہو چکی، اُس کی بدکرداری معاف ہوئی، کیونکہ خُداوند کے ہاتھ سے اُس نے اپنے سب گناہوں کی دُہری سزا پا لی ہے۔

خُدا چاہتا ہے کہ اُس کے لوگ خوش و خرم ہوں۔ وہ جانتا ہے کہ جب تک ہم پاکیزہ شادمانی سے معمور نہ ہوں، تب تک ہم نہ زور اور حالت میں ہوتے ہیں، نہ اُس کے نام کا جلال ظاہر کرتے ہیں۔ گناہگاروں کو بے چین رہنے دو، وہ "پریشان سمندر کی مانند" ہوں، پر خُدا کے لوگ اُن کے لیے یہ خُداوند کی خوشنودی ہے کہ وہ شاد رہیں۔ وہ اپنے خادموں کو بار بار حکم دیتا ہے کہ اُنہیں تسلی دیں۔ اگرچہ وہ کسی وقت جنگ میں ہوتے ہیں یا تادیب کے نیچے ہوتے ہیں، لیکن اب خُداوند اپنے خادموں پر فیض کی نگاہ کرتا ہے، اور فرماتا ہے، "تیری لڑائی ختم ہوئی، تیری تادیب ختم ہو چکی۔" اب خُداوند رحم کے ساتھ واپس آیا ہے، اور معافی کی خوشخبری عطا فرماتا ہے۔

## آیت 3

"بیابان میں پکارنے والے کی آواز ہے،" خُداوند کی راہ تیار کرو، صحراء میں ہمارے خُدا کے لیے شاہراہ بناؤ۔

تم جانتے ہو کہ یہ یوحنا بپتسمہ دینے والے کی بابت ہے، جو نجات دہندہ کے ظہور کی بشارت دینے کو آیا۔ یہی سب سے بڑی تسلی ہے جو خُدا اپنے لوگوں کو دیتا ہے۔ خُداوند کا انا۔ آج بھی کلیسیا کی خوشی خُداوند کے ظہور میں ہے، اور ہم میں سے ہر ایک کے لیے سب سے بڑی خوشی یہی ہے کہ ہمارا خُداوند ہمارے قریب آتا ہے۔ جب وہ ظاہر ہوتا ہے تو سردی کا موسم ختم ہوتا ہے، بہار کا سورج طلوع ہو چکا ہوتا ہے۔ جب مسیح ہمارے ساتھ ہو، تو پرندوں کے گیت کا وقت آ جاتا ہے، اور ہمارے دل خوش ہوتے ہیں۔

## آیات 4-5

ہر وادی اُونچی کی جائے گی، ہر پہاڑ اور ٹیلہ نیچا کیا جائے گا، کچی راہ سیدھی، اور اُونچی نیچی جگہیں ہموار کی جائیں گی۔ اور خُداوند کا جلال ظاہر ہو گا، اور سب بشر اکٹھے اُسے دیکھیں گے، کیونکہ خُداوند کے مُنہ نے فرمایا ہے۔

جہاں کہ مسیح آتا ہے، وہاں یہ سب کچھ ہوتا ہے۔ اُس کے ظہور پر سب کچھ سیدھا ہو جاتا ہے۔ اگر وہ آج شب ہم میں ظاہر ہو، تو ہم دیکھیں گے کہ جو راہیں ٹیڑھی تھیں وہ سیدھی ہو گئیں، مشکلات کے پہاڑ پست ہو گئے، اور گہرے گڑھے بھر دیے گئے۔ اُس کے گزرنے کے لیے راہ تیار ہوتی ہے، تاکہ وہ اپنے جلال کے ساتھ جلوہ گر ہو۔ کوئی شے اُس کی آمد میں روک نہ بنے گی، اور جب وہ آئے گا تو کچھ اس کے مقابل نہ ٹھہرے گا۔

## آیات 6-8

آواز آئی، "پکارا!" اور اُس نے کہا، "کیا پکارو؟" ہر بشر گھاس کی مانند ہے، اور اُس کی سب خوبی میدان کے پھول کی مانند۔ گھاس سوکھ جاتی ہے، پھول مرجھا جاتا ہے، کیونکہ خُداوند کی سانس اُس پر چلتی ہے۔ بے شک لوگ گھاس ہیں۔ گھاس سوکھ جاتی ہے، پھول مرجھا جاتا ہے، لیکن ہمارے خُدا کا کلام ہمیشہ قائم رہے گا۔

یہ وہ آواز ہے جو ہم سب کو سُننی چاہیے۔ مخلوقی بھروسے کا ماتم۔ انسان اپنی بہترین حالت میں بھی فقط گھاس کی مانند ہے۔ وہ کاٹا جائے گا، اور اگر کاٹنے والا آلہ نہ بھی آئے، تب بھی وہ اپنے وقت پر مرجھا جائے گا، کیونکہ وہ فانی ہے۔ اور ہر وہ اُمید جو نظر آنے والی چیزوں پر مبنی ہے، فانی اور زائل ہو جانے والی ہے۔

ابدی صرف وہی ہے جو ابدیت سے پیدا ہو۔ جب تک ہماری اُمید فقط خُدا میں نہ ہو، تب تک وہ اُمید ہمیں دھوکہ دے گی۔ یہی وہ آواز ہے جو ہمیں بیدار کرے، کیونکہ جب تک ہم مخلوق سے اُکتا نہ جائیں، ہم خالق کی طرف متوجہ نہ ہوں گے۔

## آیت 9

اے صیّون جو خوشخبری لاتا ہے، اُونچے پہاڑ پر چڑھ جا، اے یروشلم جو خوشخبری لاتا ہے، زور سے آواز بلند کر، بلند کر، "امتِ تَر؛ یہوداہ کے شہروں سے کہہ، "دیکھو، تمہارا خُدا

ان فانی چیزوں سے نظریں ہٹا کر اپنے خُدا کو دیکھو۔ اگرچہ تمہاری موجودہ خوشیاں رنگین پھولوں والے سبزہ زار کی مانند ہوں، اُنہیں پیچھے چھوڑو، اور اپنے خُدا کو دیکھو۔ "دیکھو، تمہارا خُدا"۔ وہ خُدا جو مسیح میں ظاہر ہوا، جو بیابان سے گزرا، تاکہ تم تک پہنچے۔ اگر تم مسیح میں خوشی پاؤ، تو وہ خوشی تم سے کبھی نہ چھینی جائے گی۔

### آیات 10-11

دیکھو، خُداوند خُدا زبردست ہاتھ سے اُٹے گا، اور اُس کا بازو اُس کے لیے سلطنت کرے گا۔ دیکھو، اُس کا اجر اُس کے ساتھ ہے، اور اُس کا کام اُس کے سامنے۔ وہ اپنے گلے کو چرواہے کی مانند چرائے گا۔

اگر تُو آج شب اُس کے گلے میں سے ہے، تو یہی تیرا تسلی بخش پیغام ہے۔ پھولوں کے مرجھانے کا غم نہ کر۔ "وہ اپنے گلے کو چرواہے کی مانند چرائے گا۔" وہ تجھے آج رات چراگاہ میں لے آیا ہے۔ تُو یقین رکھ، وہ تجھے غلط راہ پر نہیں لایا۔ اگر تیرا دل "بھوکا اور پیاسا ہو، تو تُو محروم نہ رہے گا، کیونکہ" وہ اپنے گلے کو چرواہے کی مانند چرائے گا۔

### آیت 11 (تسلسل)

—وہ بڑوں کو اپنے بازو سے جمع کرے گا

کمزور ترین کو پہلے۔ جو سب سے زیادہ دیکھ بھال کے محتاج ہوں، اُن پر سب سے پہلے اُس کی نگاہ ہو گی۔ "وہ بڑوں کو اپنے بازو سے جمع کرے گا۔"

### آیت 11 (تسلسل)

اور اُنہیں اپنی گود میں اُٹھائے گا، اور اُنہیں نرمی سے لے چلے گا جو اُمید سے ہوں۔

اگر تیرا دُکھ چھپا ہوا ہے، تُو تنہا ہے، کوئی تیرا ہمدرد نہیں—وہ نرمی سے تجھے لے چلے گا۔ اُس کے ہاں کوئی سختی نہیں۔ کبھی کبھار خادم، منافق کو جھاڑنے میں ایماندار کو بھی دُکھ دے بیٹھتے ہیں، پر ہمارا خُداوند تو کامل چرواہا ہے۔ "وہ بڑوں کو اپنے بازو سے جمع کرے گا، اپنی گود میں اُٹھائے گا، اور اُنہیں نرمی سے لے چلے گا جو اُمید سے ہوں۔" اے کیسا مُبارک مددگار ہے! اُس میں آرام پاؤ۔

### آیات 12-17

کس نے سمندروں کو اپنی ہتھیلی میں ناپا؟ کس نے آسمان کو بالشت سے ماپا؟ کس نے زمین کی خاک کو پیمانہ میں سمویا؟ یا پہاڑوں کو ترازو میں، اور ٹیلوں کو ہاتھوں میں تولایا؟ خُداوند کے روح کو کس نے ہدایت دی؟ یا کون اُس کا مشیر ہوا؟ اُس نے کس سے مشورہ کیا، اور اُسے فہم کس نے سکھایا؟ اُسے عدالت کی راہ کس نے بتائی؟ اور معرفت کس نے سکھائی؟ سمجھ کی راہ اُسے کس نے دکھائی؟ دیکھ، قومیں اُس کے نزدیک فقط پانی کی بوند کی مانند ہیں، اور ترازو کے غبار کی مانند گنی جاتی ہیں۔ وہ جزیروں کو ہوا کے برابر اُٹھا لیتا ہے۔ لبنان سوختنی کے لیے کافی نہیں، اور اُس کے حیوان جلانے کے لیے بس نہیں۔ سب قومیں اُس کے سامنے کچی مٹی کے مانند ہیں، وہ اُنہیں ناچیز اور بے حقیقت گردانتا ہے۔

ایسا خُدا—ایسا واحد خُدا—کون اُس پر توکل نہ کرے؟ ہم فانی مخلوق سے کیوں اُس لگاتے ہیں جبکہ ابدی خالق ہمارے سامنے ہے؟ واقعی حیرت تو یہ ہے کہ ہم خالق پر توکل کم کرتے ہیں، اور مخلوق پر زیادہ۔ ایمان، جو کبھی مشکل دکھائی دیتا ہے، دراصل پاک عقلِ سلیم ہے۔ اے میری جان، تُو خُدا پر توکل کر۔

### اشعیا باب 40

#### آیات 25 تا 26 ،

پھر تم مجھے کس سے تشبیہ دو گے، یا میں اُس کے برابر کس کے ٹھہرایا جاؤں؟ فُتوس فرماتا ہے۔ اپنی آنکھیں بلند کرو اور دیکھو کہ کس نے یہ سب چیزیں پیدا کیں؟ وہی اُن کے لشکر کو شمار سے نکالتا ہے، وہ اُن سب کو نام لے کر بلاتا ہے۔ اُس کی قدرت کی عظمت کے سبب سے، اور کیونکہ وہ قوت میں زور آور ہے، اُن میں سے کوئی ناکام نہیں ہوتا۔

کوئی اور قوت نہیں جو اُن آسمانی چراغوں کو اُن کی جگہوں پر آویزاں رکھتی ہے اور اُنہیں مسلسل روشن رکھتی ہے، سِوا اُس کے کلام کی قدرت کے۔ یہ ساری زمین جو گول ہے، کسی چیز پر نہیں تکی، بلکہ محض خُدا تعالیٰ کے حکم پر قائم ہے۔ مجھے یاد ہے کہ لوٹھر مصیبت کے ایام میں خود کو یوں تسلی دیا کرتا، "اُس نیلے گنبد کو دیکھو، نہ کوئی ستون ہے جو اُسے تھامے، اور نہ کبھی کسی نے دیکھا کہ آسمان گرا ہو۔" خُدا کی قدرت ہی اُسے قائم رکھتی ہے۔

اے میری جان، اگر تمام جہان اُس کے کلام سے بنے، تو کیا تُو اُس کلام پر قائم نہیں رہ سکتی؟ اگر سب چیزیں تیرے آسمانی باپ کی مرضی اور کلام سے موجود ہیں، تو کیا وہ تجھے سنبھال نہیں سکتا؟ کیا تُو اُس پر توکل نہیں کر سکتی؟ آہ! یہ نظر نہ آنے والے اور ابدی خُدا پر توکل ہمارے لیے، جو اُس کے فرزند ہیں، فطری بات ہونی چاہیے۔ لیکن افسوس! یہی ہمارا بڑا گناہ ہے کہ ہم اکثر آدمی کے بازو پر بھروسہ کرتے ہیں اور اپنے خُدا کو فراموش کر دیتے ہیں۔

## آیت 27

تُو کیوں کہتا ہے، اے یعقوب، اور تُو کیوں بیان کرتا ہے، اے اسرائیل، کہ میری راہ خُداوند سے چھپی ہوئی ہے، اور میرا حق میرے خُدا سے نظر انداز ہوا ہے؟

وہ اُن گنت ستاروں میں سے ایک کو بھی فراموش نہیں کرتا، نہ ہی خلقت کے ہجوم میں سے کسی مخلوق کو۔ اُس نے اپنی کتاب میں ہوا کے ہر ذرے، خاک کے ہر ذرے، اور سمندر کی ہر بوند کے راستے کو نشان زدہ کیا ہے۔ تُو تو کیسے فراموش کیا جا سکتا ہے؟

## آیات 28-29

کیا تُو نہیں جانتا؟ کیا تُو نے نہیں سنا کہ ابدی خُداوند، زمین کی انتہا کا خالق، نہ تھکتا ہے، نہ ماندہ ہوتا ہے؟ اُس کی فہم کا کوئی پیمانہ نہیں۔ وہ تھکے ماندوں کو قوت بخشتا ہے؛

وہ اُن ہی کو اپنی قدرت سے بھرنا پسند کرتا ہے جو خالی ہیں۔ وہ زور آوروں کو کچھ نہیں دیتا، بلکہ "وہ تھکے ماندوں کو قوت بخشتا ہے۔" اور جتنا تُو تھکا ہوا ہے، اتنا ہی اُس کی قوت کے لیے گنجائش ہے۔ تُو اُس پر توکل کر۔ اگر تُو بوجھ سے دب گیا ہے کہ کھڑا نہیں ہو سکتا، تو اُس پر سہارا لے۔ جتنا تُو سہارا لے گا، اتنا ہی وہ تجھ سے محبت کرے گا۔ وہ اپنی قوم کی مدد کرنا پسند کرتا ہے۔ "وہ تھکے ماندوں کو قوت بخشتا ہے۔"

## آیات 29-30

اور جو قوت نہیں رکھتے اُن کی طاقت کو بڑھاتا ہے۔ نوجوان بھی تھک کر ماندہ ہوں گے، اور جوان بھی گر کر گر پڑیں گے۔

ہم کبھی کبھی آرزو کرتے ہیں کہ کاش ہم بھی نوجوان ہوتے، اور اُن کی سی توانائی ہم میں ہوتی۔ اُن کا جوش اور اُمنگ! لیکن افسوس! یہ سب مخلوقی قوتیں ماند پڑ جاتی ہیں، اور زمینی توانائیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ لیکن جو خُداوند پر توکل کرتے ہیں، وہی "اپنی طاقت میں ترقی پاتے ہیں۔" نوجوان بھی تھک کر ماندہ ہوں گے، اور جوان بھی گر کر گر پڑیں گے۔

## آیت 31

لیکن جو خُداوند کی راہ دیکھتے ہیں وہ نئی طاقت حاصل کریں گے؛ وہ عقابوں کی مانند پرواز کریں گے؛

یہ ابتدائی جوش کا حال ہے۔ وہ اُڑنا چاہتے ہیں، اور خُدا اُنہیں شاندار پرواز عطا کرتا ہے، اور وہ نہایت خوش و شادمان ہوتے ہیں۔ لیکن وہ اُس سے بھی بہتر کریں گے۔

"وہ دوڑیں گے، اور ماندہ نہ ہوں گے؛"

کیا یہ اُڑنے سے بہتر ہے؟ ہاں، یہ بہتر رفتار ہے، جو دیرپا ہے۔ اور خُدا اپنے بندوں کو بالآخر خدمت کی راہ میں دوڑنے کے قابل بناتا ہے۔ مگر اِس سے بھی بہتر رفتار ہے

"وہ چلیں گے، اور بے دل نہ ہوں گے۔"

یہ ایک مستقل، مضبوط رفتار ہے۔ یہی وہ رفتار ہے جو خُنوخ نے اختیار کی تھی جب وہ خُدا کے ساتھ چلتا رہا۔ بعض اوقات دوڑنے کا ایک جھٹکا آسان ہوتا ہے، بنسبت روز بروز چلنے کے، چلنا، چلنا، چلنا، مسیحی گفتگو کی سنجیدگی میں۔ کئی لوگ جوش میں آ کر دوڑ سکتے ہیں، لیکن سب سے بہتر یہی ہے کہ مستقل مزاجی سے خُداوند کے ساتھ چلا جائے۔ خُداوند ہمیں اسی "رفتار پر لے آئے۔" وہ چلیں گے، اور بے دل نہ ہوں گے۔

- آیت 29-

دوسرے دن یوحنا نے یسوع کو اپنی طرف آتے دیکھا، اور کہا  
"دیکھو! خدا کا برہ، جو دنیا کا گناہ اُٹھا لے جاتا ہے۔"

یوحنا نے وقت ضائع نہ کیا۔ جب اُس نے نجات دہندہ کو پہچانا، تو فوراً اُس کی گواہی دی۔  
دوسرے دن "جیسے ہی اُس کی نگاہیں یسوع پر پڑیں، اُس کا بیان تیار تھا"  
"دیکھو! خدا کا برہ"

### 33 30

یہ وہی ہے جس کے بارے میں میں نے کہا تھا، کہ "میرے بعد ایک شخص آتا ہے جو مجھ سے برتر ہے، کیونکہ وہ مجھ سے  
پہلے تھا۔

"اور میں اُسے نہ جانتا تھا، لیکن تاکہ وہ اسرائیل پر ظاہر ہو، اسی لئے میں پانی سے بپتسمہ دینے کو آیا ہوں۔

اور یوحنا نے گواہی دی کہ، "میں نے رُوح کو آسمان سے کیوٹر کی مانند اُترتے دیکھا، اور وہ اُس پر ٹھہرا رہا۔  
اور میں اُسے نہ جانتا تھا

### 34-33

لیکن جس نے مجھے پانی سے بپتسمہ دینے کو بھیجا، اُس نے مجھ سے کہا، 'جس پر تُو رُوح کو اُترتے اور ٹھہرے ہوئے  
دیکھے،

'وہی ہے جو رُوح القدس سے بپتسمہ دیتا ہے۔  
"اور میں نے دیکھا اور گواہی دی کہ یہ خدا کا بیٹا ہے۔"

دیکھو، یوحنا کی گواہی کس قدر صاف اور روشن ہے۔ اُس نے اپنے بیان کو دُہرایا تاکہ کوئی شبہ نہ رہے۔  
اُس نے یسوع کو پہچاننے کی کیفیت بھی بیان کی، تاکہ سب لوگ اس پر ایمان لائیں کہ وہی حقیقی مسیح اور خدا کا بیٹا ہے۔

پس ہمیں بھی صاف صاف منادی کرنی چاہیے  
، نہ کہ انسانوں کی حکمت کی لبھانے والی باتوں سے  
بلکہ رُوح اور قدرت کے ظہور سے۔  
ہمارے پاس چھپانے کو کچھ نہیں  
، بلکہ سب کچھ ظاہر کرنے کو ہے  
تاکہ لوگ مسیح پر ایمان لا کر اُس پر توکل کریں۔

### 36-35

پھر دوسرے دن یوحنا اپنے دو شاگردوں کے ساتھ کھڑا تھا؛  
اور جب اُس نے یسوع کو چلتے دیکھا  
، تو کہا

"دیکھو! خدا کا برہ"

اگر پیغام یہی ہو، تو ایک ہی واعظ کو بار بار دہرانے میں کچھ مضائقہ نہیں۔  
یوحنا نے ایک دن کہا، "دیکھو! خدا کا برہ"، اور اگلے دن بھی یہی الفاظ ادا کیے۔  
، نہ کوئی نئی تمثیل، نہ نیا بیان  
بلکہ وہی کیل، اُسی جگہ ٹھونکنے کو، تاکہ خوب مضبوط ہو جائے۔

### 37

، اور اُن دونوں شاگردوں نے اُسے یہ کہتے سنا  
اور یسوع کے پیچھے ہوئے۔

، وہ اپنے اُستاد سے آگے نکل گئے  
!اور کیا بڑی رحمت ہے اگر ہمارے سامعین مسیح کی طرف ہم سے بھی زیادہ آگے بڑھ جائیں  
!یوحنا اس پر راضی تھا کہ اگر وہ پیچھے رہ جائے، تو کوئی پروا نہیں بس وہ یسوع کے پیچھے ہو لیں  
ایسا ہی ہر خادم خدا کو چاہیے۔

### 38

پھر یسوع نے مڑ کر انہیں اپنے پیچھے آتے دیکھا،  
اور اُن سے فرمایا  
"تم کیا چاہتے ہو؟"

مسیح ہوشمند پیروکار چاہتا ہے،  
"اسی لیے وہ پوچھتا ہے، "تم کیا چاہتے ہو؟"

### 39-38

"انہوں نے اُس سے کہا، "ربی" (جس کا ترجمہ ہے، اُستاد)، "تُو کہاں رہتا ہے؟  
اُس نے اُن سے فرمایا  
"چلو، دیکھ لو۔"

"یہی اُس کا عام جواب ہے۔" چلو، دیکھ لو۔  
"اچکھو اور دیکھو کہ خُداوند نیک ہے"  
محض سننے پر قناعت نہ کرو، بلکہ آؤ، اور خود تجربہ کرو۔

### 42-39

پس وہ آئے، اور جہاں وہ رہتا تھا، دیکھ لیا، اور اُسی دن اُس کے ساتھ رہے؛ کیونکہ وہ قریباً دسویں گھڑی تھی۔  
یُوحنا کی بات سن کر اُس کے پیچھے چلنے والوں میں سے ایک کا نام تھا—اندریاس  
جو شمعون پطرس کا بھائی تھا۔  
یہ پہلے اپنے بھائی شمعون کو ڈھونڈ نکالتا ہے، اور اُس سے کہتا ہے  
ہم نے مسیحا کو پالیا!" (جس کا ترجمہ ہے، مسیح)۔"  
اور وہ اُسے یسوع کے پاس لے آیا۔

—یوں خُدا کی بادشاہی بڑھنے لگی  
شخصی کوشش کے ذریعے۔  
"اندریاس نے شمعون کو پایا"  
ایک تبدیل شدہ شخص دوسرے کو لاتا ہے  
"اور وہ اُسے یسوع کے پاس لے آیا۔"

### 42

اور جب یسوع نے اُسے دیکھا  
تو فرمایا  
"تُو شمعون، یونا کا بیٹا ہے؛ تُو کیسا کہلائے گا"  
- (جس کا ترجمہ ہے، "ایک پتھر)

نام کی تبدیلی میں ایک معنی تھا  
کیونکہ اب ایک نئی فطرت آنے والی تھی۔  
وہ جو پہلے "کبوتر کا بیٹا" تھا  
اب کلیسیا کے لیے ایک "چٹان" بننے والا تھا۔